مہندی کی رسم اور اس کی شرعی حیثیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الحمد للہ والصلاۃ علی رسول اللہ امابعد!

مہندی کی رسم اور اس کی شرعی حیثیت کے موضوع پر کلام کرنے سے پہلے بطور تمہید دو اصول بیان کرنا ضروری ہے، تاکہ ان اصولوں کی روشنی میں مسائل کو پرکھنے اور سمجھنے کا فہم بیدار ہو۔

۱۔ اصول فقہ کا ایک مشہور اصول ہے کہ: **الأمور بمقاصدها**۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمام امور (اعمال/افعال) اپنے مقاصد (نیت/ارادہ) کے لحاظ سے دیکھے جائیں گے۔ یہ کلیہ مشہور حدیث (**إنما الأعمال بالنيات**) اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے، سے اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی کسی کام کے بارے جو حکم دیا جائے گا اس کی بنیاد اس مقصد پر ہو گی جو اس کام سے مقصود تھا۔ لوگوں کے اعمال و افعال اور ان کے قولی و فعلی تصرفات کے قانونی نتائج اور احکام کا دارو مدار کرنے یا کہنے والے کی نیت اور ارادے پر ہوتا ہے۔ جیسی نیت ہو گی یا ارادہ، ویسا ہی اس قانون یا فعل کا قانونی (فقہی/شرعی) نتیجہ مرتب ہو گا۔

۲۔ اصول فقہ کا ایک اور مشہور اصول ہے کہ: **الأصل في الأشياء الإباحة ما لم يرد دليل التحريم والأصل في الأفعال التقيد بالحكم**

الشرعي۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اعیان اور اشیاء میں اصل کسی بھی چیز کا مباح ہونا ہے جب تک کسی دلیل شرعی سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور افعال (عبادات) میں اصل حلت نہیں ہوتی بلکہ وہ کسی حکم شرعی کیساتھ مقید ہوتی ہے ، اباحت کا تعلق صرف اعیان واشیاء تک محدود نہیں بلکہ اس میں وہ افعال بھی داخل ہیں جن کا تعلق عادات اور رسوم کے قبیل سے ہیں، مطلب یہ ہوا کہ عادات ورسوم بھی اپنے اصل میں مباح ہیں جب تک کسی دلیل شرعی سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو یا ان کے ساتھ کوئی دوسرا منکر شامل نہ ہو کہ اس منکر کی وجہ سے وہ مباح چیز بھی ناجائز ٹھرتی ہے۔ لیکن جو فعل حکم شرعی کیساتھ مقید ہے ان کا تعلق عبادات کے ساتھ ہے،اور عبادات کو صرف وحی کے ذریعے ہی ثابت کیا جاسکتا ہے،اس وجہ سے جس فعل کا تعلق عبادات کے قبیل سے ہو اس کا مباح ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے لئے حکم کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

ان دو اصولوں کو سامنے رکھ کر مہندی کی رسم کا تجزیہ کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی بر صغیر پاک وھند میں برسوں سے یہ رسم جاری وساری ہے ۔مہندی کی رسم کی تفصیل یہ ہے کہ شادی یا رخصتی سے دو دن پہلے دلہا والے دلہن کے ہاں جاتے ہیں اور دلہن کے ہاتھوں پر مہندی لگاتے ہیں اور اس رسم کو نباہ کر واپس آجاتے ہیں۔کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے کہ یہ رسم ھندوں سے مسلمانوں میں آئی ہے لیکن یہ بات قرین قیاس نہیں،اگر نیوٹرل ہو کر دیکھا جائے تو اس کی ابتداء جس وقت ہوئی تھی ان حالات میں ایسا ہوتا تھا کہ گھر کچے ہوتے اور جس گھر میں کھانا پک رہا ہے اس

کے قریب ہی دیگر کام بھی جاری ہوتے حتی کہ جہاں کھانا پک رہا ہے اس کے قریب ہی فالتو جانور باندھے ہوتے، گھر میں چولا جلنے کی وجہ سے سارا گھر دھوئے کی وجہ سے کالا ہو چکا ہوتا اور ایسے ہی صفائی کا کوئی خاص انتظام بھی نہ تھا، شادی کے ایام میں جب گھر کے خواتین گھر کے کاموں، گھر کے رنگ وروغن سے فارغ ہوتی تو ان کے ہاتھوں میں ایک قسم کی میل جم جاتی اور ہاتھ بالکل کالے کلوٹھے ہوتے، چاہئے کوئی ھندو ہو یا مسلمان اس وقت ہاتھوں کی صفائی کے لئے خصوصا دلہن کے ہاتھوں کو صاف کرنے کے لئے اس پر مہندی لگاتے تاکہ ہاتھ صاف اور خوبصورت نظر آئیں، اس وقت سے یہ رسم چلی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مہندی کی رسم شرعی طور پر جائز ہے لیکن کچھ علماء کرام جو ایسے جائز نہیں سمجھتے اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ھندوں کی رسم ہے بلکہ اس وجہ سے اس کو منع کرتے ہیں کہ مہندی کی رسم میں دیگر محرمات کا ارتکاب کیا جاتا ہے، خصوصا نامحرموں کا اختلاط، گانے بجانے والی قبیح حرکات، مال میں بے جا اسراف، اگر کوئی ان حرام کاموں سے بالکلیہ اجتناب کرتے ہوئے مہندی کی رسم کو اداء کریں تو اس کی جواز میں دو رائے نہیں ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب